اركان کا جغرافیہ اورقدرتی وسائل

تالیف

محمد طاہر جمال ندوی

ناشر

دارالبحوث والمناصرة الاسلامية

چاٹگام، بنگلہ دیش۔

۲۰/ فروری ۲۰۲۲/ء

کتاب : اركان کا جغرافیہ اورقدرتی وسائل۔

مؤلف : محمد طاہر جمال ندوی، فاضل دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ، انڈیا۔

باراول : دسمبر: ۲۰۲۲ء

تعداد : ۱۰۰۰ (ایک ہزار)

قیمت : ۲۰/ٹاکا، بنگلہ دیشی۔ ۲/ریال سعودی

کمپوزر : محمودالعالم (اندرقلعہ، چاٹگام، بنگلادیش)

ملنے کے پتے : 0088-01533091784

Email : tahernadwi@gmail.com

ARKAN KA GAGRAFIA OUR QUTRATI WASAYEL BY:

MOHAMMED TAHER JAMAL NADWI.

انتساب

میں اپنی اس حقیر کاوش کو دورِ آخر میں سرزمینِ ارکان کے جلیل القدر عالم دین ،مفسر ومحدث، اصولی وفقیہ حضرت العلامہ جناب مولانا سلطان احمد صاحب فوئمالوی بوسیدنگی رحمۃ اللہ علیہ کے نام انتساب کر پانے کو اپنی سعادت محسوس کرتا ہوں، جنھوں نے اپنی مستعار زندگی کے دوران ظلمت کدۂ ارکان میں علم وعمل کے حقیقی چراغ جلانے کی اپنی بساط بھر کوشش کی، اور حق وصداقت کے علم بلند رکھنے میں کوئی بھی کسر باقی نہیں چھوڑی، اور اس راہ میں غیر تو غیر بلکہ اپنوں کے بھی ہزاروں تیر کھاتے ہوئے داعئ اجل کو لبیک کہا، اللہ تعالی حضرت مولانا کے درجات بلند کریں، اور ہمیں بھی آپ کے نقوشِ قدم پر چلنے کی توفیق عنایت فرمائیں، آمین۔

خاکسار:

محمد طاہر جمال ندوی

۰۲/ جون/۲۰۲۲ء

چاٹگام، بنگلادیش۔

عرض ناشر:

الحمد لله و كفى و سلام على عباده الذين اصطفى ، و بعد

عرض ہے کہ زیرِ نظر کاوش کے مصنف محترم حضرت مولانا محمد طاہر جمال ندوی ہمارے علمی اور فکری حلقوں میں کسی محتاج تعارف نہیں ہیں، ماضی میں مولانا کی چند تصانیف طبع ہوکر ماشاءاللہ منظر عام پر آئیں، اور آپ کی بہتوں تصانیف زیر طبع اور زیر نظر ہیں، اللہ تعالی کا کرم ہے کہ آج مولانا کی ایک بے مثال کاوش ''ارکان کا جغرافیہ اور قدرتی وسائل'' ہمیں طبع کر کے اس کی اشاعت کی توفیق ہورہی ہے، **ذالک فضل الله یوتیه من یشاء والله ذو الفضل العظیم**۔

ظاہر ہے کہ زیرِ نظر کاوش ایک انسان اور وہ بھی اردو کے ایک عجم کے مصنف کی تصنیف ہے، جس میں لسانی فروگزاشتوں کے علاوہ علمی اور فکری لغزشیں بہت ساری ہوسکتی ہیں، تو ناظرین وقارئین کرام سے امید نہیں بلکہ یقین بھی ہے کہ دورانِ مطالعہ ایسی کوئی خامی نظر آئے تو ہمارے ادارہ کو مطلع کرنے کی زحمت گوارہ کریں گے، اللہ تعالی سے دعاء ہے کہ وہ اپنے خاص فضل وکرم سے مصنف کی زندگی اور ان کی خدمات کو شرف قبولیت عطا فرمائیں، آمین یارب العالمین۔

محمد حسین علی

سکریٹری برائے امور نشر واشاعت

دار البحوث والمناصرة الاسلامية

چاٹگام، بنگلادیش۔

ارکان کا جغرافیہ اور قدرتی وسائل

سرزمین اسلام ارکان کی حدود میں مختلف ادوار میں مختلف وجوہات کی بنیاد پر کمی بیشی ہوئی ہے،کبھی ایسا بھی ہوا تھا کہ ارکان کی حدود ایک طرف ڈھاکہ تک پہنچی تو دوسری طرف تھائلنڈ اس کا دوسرا سرا تھا، یہاں تک کہ ۱۶۲۵ء تک بنگال کے علاقے نواخالی اور باقر گنج سمیت ڈھاکہ کو بھی اس مملکت میں شامل کرلیا گیا تھا آئین اکبری کے مطابق ارکان بنگال کے جنوبی مشرق میں ایک وسیع ملک ہے، جسے ارخنگ کہا جاتا ہے، اور چاٹگام کی معروف بندرگاہ اس ملک میں شامل ہے۔

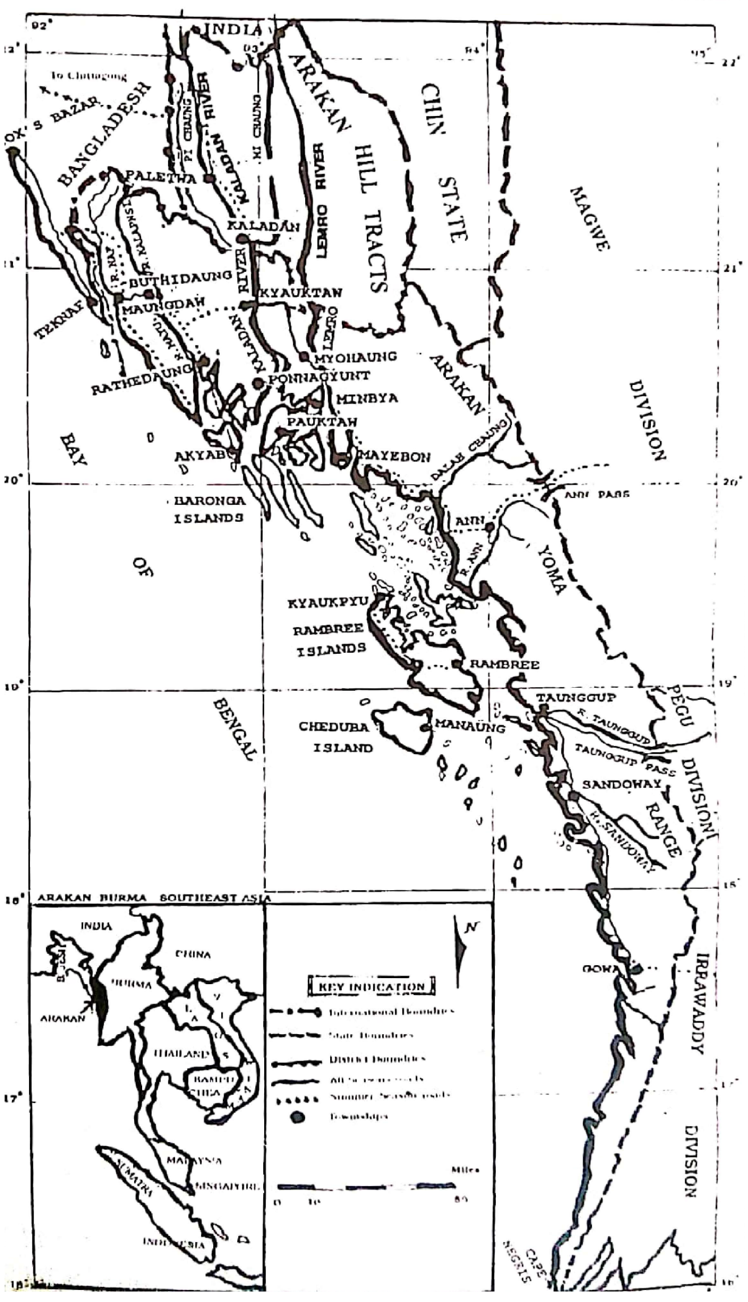
سرزمین ارکان کا حالیہ رقبہ چودہ ہزار دوسو (۱۴۲۰۰) مربع میل ہے، جو میانمار کے جنوب میں دریاؤں اور بلند پہاڑوں ،زرخیز اور پر فضا میدانوں پر مشتمل ایک خوب صورت علاقہ ہے،اور خلیج بنگال کے مشرقی ساحل کے ساتھ جنوبا وشمالا پھیلا ہوا ہے،جس کی چوڑائی شمال میں زیادہ ہے،تقریبا ایک سو میل سے بتدریج کم ہوتی ہوئی یہ چوڑائی جنوب میں صرف بیس میل تک رہ جاتی ہے۔

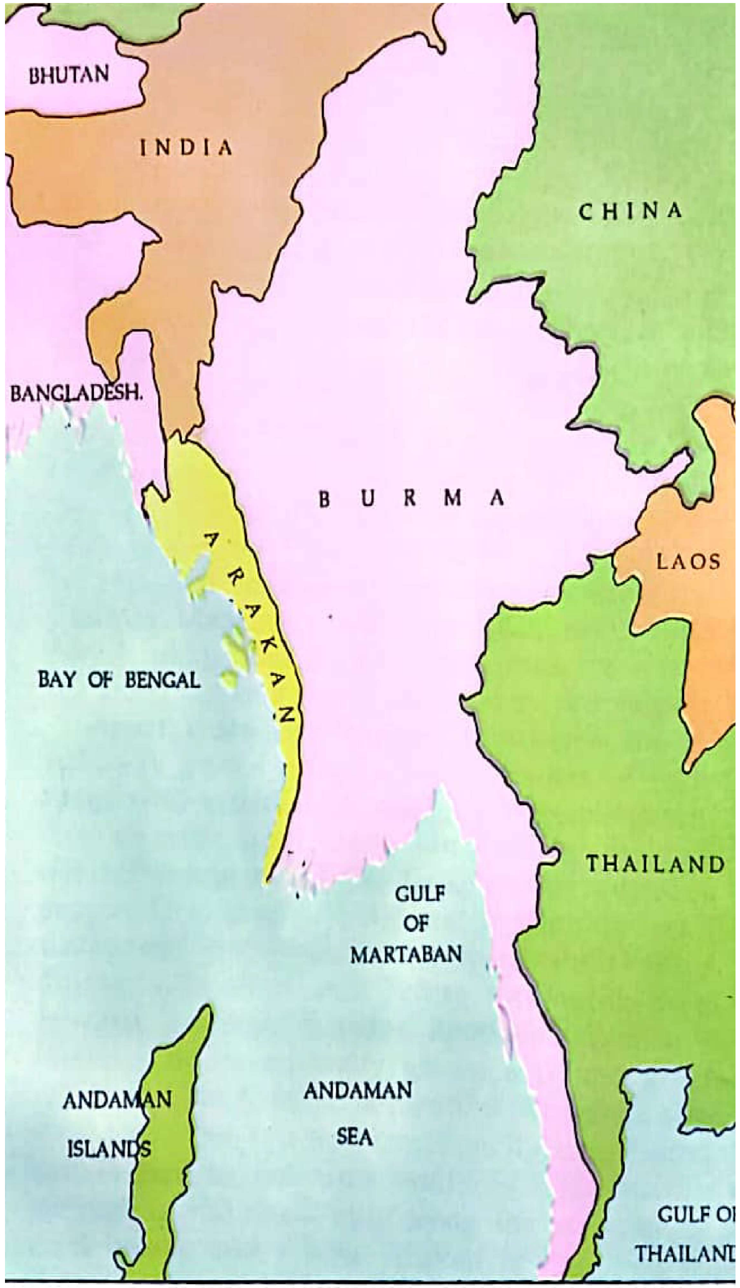
۱۹۶۵ء تک ارکان کا معروف پہاڑی علاقہ ''پلوا'' ارکان ہی میں شامل تھا،مگر حکومت برما نے اپنی آزادی کے بعد اس پہاڑی علاقے کا بیشتر حصہ چھن اسٹیٹ میں شامل کر دیا ہے۔اسی طرح سانڈوے ضلع سے بھی مزید دوسو میل کا علاقہ مع دو جزائر کو ایراوڈی ڈویژن میں شامل کر دیا گیا ہے،جس پر ارکان کے تمام باشندے ناراض ہیں۔

اس سرزمین کے شمال میں ہندوستان کے علاقے اور برما کی ریاست چھن اور مشرق میں اس کی سرحد بلند وبالا کوہ ارکان ہے، جو کوہ ہمالہ کا ایک عظیم پہاڑی سلسلہ ہے، جسے ارکان یوما کہا جاتا ہے، جو ارکان کو برما کے دوسرے علاقوں سے مکمل طور پر جدا کر دیتا ہے۔

سرزمین ارکان ہزاروں سالوں سے ایک الگ تلک ریاست رہی تھی، مگر تاریخ کا یہ ایک

THE MAP OF ARAKAN





Arakan and its Neighbours

بڑا المیہ ہے کہ برطانوی سامراجیوں نے ۱۹۳۶ء میں برما کو برطانوی ہند سے علیحدہ کرتے وقت اس سرزمین کو برما کا ایک صوبہ بنادیا تھا۔ جبکہ تاریخی اور جغرافیائی اعتبار سے ارکان بنگال سے ملا ہوا ایک علاقہ ہے۔

کوہ یوما، برما اور ارکان کے مابین ایک قدرتی فصیل ہے، جس نے برما سے اسے جدا کر کے ایک طبیعی اور جغرافیائی اکائی کی صورت عطا کی ہے۔ اور یہ عظیم الشان پہاڑ جسے کوہ ارکان بھی کہا جاتا ہے، نہ صرف ارکان کو برما سے جدا کرتا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ پہاڑ مہابھارت اور چین کے درمیان ایک قدرتی فصیل بھی ہے۔

اور اس کوہ یوما یا کوہ ارکان کے چار پہاڑی سلسلے ہیں جو دوڑتے اور رینگتے ہوئے جنوب کی طرف سمندر میں جا گرتے ہیں، جس کا اجمال یہ ہے:

(۱) <u>ناف تنگ</u>: جو حالیہ ارکان کے مغربی سرحد سے نکل کر دریائے ناف کے مغربی کنارے کنارے دوڑتا ہوا ٹیکناف تک چلا جاتا ہے،

(۲) <u>کوہ لیمرو</u>: جو دریائے لیمرو کے مغربی کنارے کے ساتھ ساتھ ممبیا کے مغرب سے پکتو تک چلا جاتا ہے،

(۳) <u>کوہ سیندنگ</u>: جو دریائے کلاڈان اور دریائے مایو کے مابین پھیلتا ہوا مانگائی تک چلا جاتا ہے، جس میں ایک مشہور درہ ہے، جسے ''درۂ افک'' کہا جاتا ہے، اور یہ وہی درہ ہے کہ جس کے نام آتے ہی آج بھی ارکان کے مسلمان خون کے آنسو روتے اور ۱۹۴۲ء میں کئے گئے مسلمانوں کے قتل عام کی یاد تازہ کرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ کوئی پچاس ہزار سے زیادہ مسلمانوں کو اس وقت درہ عبور کرنے کے دوران وحشی مگھ اور ظالم برمیوں نے شہید کردیا تھا۔

(۴) <u>کوہ گولنگی یا گاؤلنگی</u>: جو دریائے ناف اور دریائے مایو کے درمیان سے رینگتا ہوا مایو ٹیک تک چلا جاتا ہے، اس سلسلے میں چند مشہور درے بھی ہیں، جن میں درۂ گوفی، درۂ علی چنگ، درۂ سیندی پرانگ، درۂ ناکائندنگ، اور درۂ یونگ چنگ بہت مشہور درے ہیں، درۂ علی چنگ میں ایک پختہ سڑک بھی ہے، جو منگڈو کو بوسیدنگ سے ملاتی ہے، کہا جاتا ہے کہ اس ناہموار پہاڑی



درہ کو جنرل ولی خان نے کاٹ کر راستہ بنایا تھا۔

ارکان کا ایک تاریخی نام روہانگ بھی ہے، جو حالیہ برما کے شمال مغرب میں واقع ہے، جس کی خلیج بنگال سے ساتھ چلنے والی ۳۶۰ رمیل ساحلی پٹی ہے، علاوہ ازیں اس کی بری سرحد جو ۱۷۶ رمیل بشمول ۳۶۰ رمیل لمبی آبی سرحد کے بنگلا دیش کے ساتھ متصل ہے، جو بنگلا دیش کے معروف علاقہ چاٹگام کو ارکان کے ساتھ ملاتی ہے۔

ارکان پہاڑوں، دریاؤں، گھنے جنگلات اور کھاریوں پر مشتمل ایک علاقہ ہے، بعض ماہرین کے مطابق کل سطح زمین کا ۷۰ رفیصد حصہ جنگلات پر مشتمل ہے، ارکان کی سدا بہار پہاڑیوں میں ساگوان اور ربڑ کے علاوہ بہت سے قیمتی درخت پائے جاتے ہیں، اس ملک کا شمالی حصہ ہموار، ڈیلٹائی اور گھنی آبادی والا ہے، جبکہ جنوبی حصہ تنگ، چٹانی اور کم آبادی والا۔ پوری سرزمین میں کل سات مشہور دریا پائے جاتے ہیں، وہ یہ ہیں:

(۱) دریائے ناف۔

(۲) دریائے کلاڈان۔

(۳) دریائے مایو۔

(۴) دریائے لیمرو۔

(۵) دریائے این۔

(۶) دریائے تنگوپ۔

(۷) دریائے سانڈوے۔

یہ ساتوں دریا عموماً گہرے اور جہاز رانی کے لئے بہت موزون ہیں۔ علاوہ ازیں ان سے بڑی مقدار میں مچھلیاں شکار کی جاتیں اور موتیاں بھی نکالے جاتے ہیں۔ کلاڈان ارکان کا سب سے لمبا دریا ہے، جس کا بالائی سرا کوہ ہمالہ سے شروع ہوتا اور خلیج بنگال میں جا اترتا ہے، یہ تمام کے تمام دریا ارکان میں نقل وحمل یا آمد ورفت کے لئے مرکزی ذریعے کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔

ساحل اركان كے قريب چند جزائر ہيں، جن ميں رحمبری اور چيڈوبا سب سے بڑے اور مشہور ہيں، اور جزيرۂ رحمبری ايک تاريخی جزيرہ ہے، جو کيا کتاؤ ٹاؤن شپ سے مشرق ميں چند ميل دور واقع ہے، جہاں گہرے پانی ميں ايک بندرگاہ بھی ہے، خليج كے نيلے پانی ميں چيڈوبا اور رحمبری دو خوشنما جزيرے ہيں، جن كی زمينيں نہايت زرخيز بھی ہيں۔ اركان كے آس پاس كے تمام جزائر ميں عام طور پر رہنگيا مسلمانوں كی آبادياں اكثريت پر مشتمل تھيں، ليكن مگھ برميوں كے مظالم نے آج اقليت بنا كر ركھ ديا ہے۔

اركان ميں كل سترہ شہر ہيں، دريائے كلاڈان كے دہانے پر واقع شہر اكياب اس كا دار الحكومت بھی اور مركزی بندرگاہ بھی، اركان ميں مواصلات كا نظام بڑا پسماندہ ہے، گذشتہ صدی كے آواخر تک يہاں صرف ١٥٠ رميل لمبی ايک بدنما سڑک پائی جاتی تھی، مگر برمی فوجی حكومت (SPDC) نے اپنی جنگی حكمت عملی كے پيش نظر برما سے اركان كو ملانے والی ايک عام سڑک تيار كر لی تھی۔ اركان ميں كوئی ريلوے نہيں ہے، برطانوی دور ميں قديم شاہراہ اركان كے ساتھ ساتھ حاليہ بنگلا ديش كے صوبۂ چاٹگام سے ملانے والی ايک ريلوے لائن موجود تھی، جس كی كچھ بوسيدہ نشانياں آج بھی كہيں كہيں ديكھی جاتی ہيں۔ كوہ اركان ميں تين پہاڑی راستے ايسے بھی ہيں، جو برما كے ساتھ اركان كا زمينی اتصال قائم كرتے ہيں، جن ميں درۂ تنگوپ زيادہ مستعمل تھا، مگر آج كل درۂ اين سے ايک پختہ سڑک نكالی گئی ہے، جو برما كو اركان سے ملاتی ہے۔

سرزمين اركان قدرتی وسائل سے پھٹا پڑا ايک علاقہ ہے، دنيا كے ترقی يافتہ علاقوں كے وسائل سے توازن كيا جائے تو اركان كسی بھی اعتبار سے كم نہيں ہے، چونكہ يہ علاقہ مسلم اكثريتی علاقہ تھا، تو ترقی دينے كے لئے برمی غاصبوں نے چاہا نہ اور كسی كو كرنے ديا۔ حكومت برما كی ہميشہ چاہت يہی رہی ہے كہ يہاں كے قدرتی وسائل سے مسلمان مستفيد نہ ہو سكے، ہر ممكنہ طريقۂ كار كو اپناتے ہوئے حكومت يہاں كے مسلمانوں كو اپنے وطن كی دولت سے مستفيد نہ ہو نے دی۔ سطور بالا ميں جس طرح عرض كی گئی ہے كہ اركان كی زمين بڑی زرخيز ہے، اور

٩٦٤٢٥٧ ا/ا ايكڑ قابل كاشت زمين ميں سے ١٨٥٤٨٢٤ ا/ا ايكڑ زمين ہر سال كاشت ميں لائی جاتی ہے، وہ بھی سال ميں ايک فصل سے زيادہ نہيں ہوتی، ١٩٨٠ء كے عشرے سے پيداوار ی شرح گر جانے كے باوجود يہ خطہ ايک زائد مقدار ميں تقريبا دو لاكھ ٹن چاول سالانہ پيدا كرتا ہے، ساٹھ سال قبل اركان ٤٥٠٠٠٠ رمن زائد مقدار ميں چاول پيدا كرتا تھا، جو دنيا كے بہت سے ملكوں كو چاول برآمد كرتا تھا۔ يہاں چاول كی كاشت روايتی طريقے سے كی جاتی ہے، اور بعض ماہرين كا اندازہ ہے كہ اگر زمين كی كاشت كے لئے جديد آلات و وسائل استعمال كئے جائيں تو ہر سال يہاں كی زمين دس لاكھ ٹن زائد فاضل چاول پيدا كر سكتی ہے۔

سرزمين اركان كے ٣٦٠ رميل لمبے ساحل كے علاوہ بھی اندرون اركان ميں بھرا پڑا دريا مختلف قسم كی مچھليوں كا مخزن ہيں، جن ميں جينگا بڑی نامور مچھلی ہے۔ جديد سامان سے آراستہ ماہی گير كشتيوں كی عدم موجودگی اور ماہی گيروں پر حكومت كی طرف سے عائد ناروا پابنديوں كی وجہ سے سالانہ پيداوار پڑوسی ملک بنگلا ديش كے مقابلے ميں كہيں كم ہے۔ اركان كے ساحلی علاقے ماہی پروری كے لئے مثالی حيثيت ركھتے ہيں، ماہی پروری كے بند دريائے ناف، مايو اور كلاڈان كے مدو جزر والے دہانوں پر بہترين قسم كی مچھلياں پيدا كرتے ہيں، يہ اكثر و بيشتر بند مسلمانوں كی ملكيت ميں تھے، ليكن برمی مفسد اور نسل پرست حكومت نے اكثر و بيشتر بند مسلمانوں سے چھين لئے ہيں، جس كی وجہ سے شرح پيداوار بہت كم ہوگئی ہے۔

سرزمين اركان كی تخمينی آبادی، اور يہاں پائے جانے والی ٹاؤن شپ اور ان كے مربع ميل كا ايک

گوشوارہ

تعداد	ٹاون شپ	مربع ميل	آبادی
١	اكياب	89.42	169090
٢	چوكپرو	672.35	12373
٣	سانڈوے	1360.16	95490
٤	بوسيدنگ	779.55	185263

۵	کیوکتاؤ	695.55	154419
۶	ممبیا	1338.46	126436
۷	گوا	885.11	50784
۸	تنگوپ	1906.62	92949
۹	پکتاؤ	413.74	104113
۱۰	مروکو	440.97	146878
۱۱	منگڈو	585.92	479798
۱۲	پوناجون	419.63	85191
۱۳	مرے بون	942.12	79360
۱۴	مینونگ	202.04	63736
۱۵	رمبری	506.73	94574
۱۶	راسیدنگ	437.76	200000
۱۷	این	2467.51	75942

اراکان کے سدابہار پہاڑوں کے جنگلات سے خاصی پیداوار حاصل ہوتی ہے، خشکی کا ستر فیصد علاقہ جنگلات سے پٹا ہوا ہے، جس میں بہترین عمارتی لکڑیاں پیدا ہوتی ہیں، ان میں ساگوان اور ربڑ کے علاوہ بہت سے قیمتی درخت پائے جاتے ہیں، یہ کل برمی لکڑی پیداوار کا پندرہ فیصد ہے۔اگر ساگوان باقاعدہ سائنسی طریقے پر اگائے جائیں تو اس سے کہیں زیادہ مقدار میں برآمد کر کے ملک کو خوش حال بنایا جا سکتا ہے۔آہنی لکڑی جو پینکاڈو کے نام سے مشہور ہے، اس خطے میں وافر مقدار میں پائی جاتی ہے، بانسوں کی بھرمار ہے، ماہرین کے اندازے کے مطابق یہاں کے بانس سے بہترین قسم کے کاغذات اور دوسری چیزیں عالمی منڈیوں کے لئے تیار کی جاسکتی ہیں۔اراکان کی اگر کسی موزون اور برمحل جگہ میں ایک کاغذ

سازی کا کارخانہ ہوتا تو اس کی پیداوار چاٹگام (بنگلا دیش) کی مشہور و معروف فکٹری ''کرنافولی پیپر میل'' سے بڑھ جاتی۔بعض ماہرین کے مطابق شمالی اراکان چائے اور ربڑ کی کاشت کے لئے بھی نہایت موزون علاقہ ہے، علاوہ ازین سرزمین کے گھنے جنگلات اور پہاڑی علاقہ جات میں وحشی جانور بھی کثرت سے پائے جاتے ہیں۔اراکان میں اگرچہ گلہ بانی اور حیوانی نسل بندی کا کوئی سرکاری منصوبہ اب تک موجود نہیں ہے، تاہم تمام کسان، گائے، بھینس، بکری، مرغی، بطخ، کبوتر وغیرہ پالتو جانوروں کے طور پر رکھتے ہیں۔

بوسیدنگ شہر سے تقریباً پندرہ میل جنوب مشرق میں دریائے سیندنگ کے بالائی دہانوں پر واقع قدرتی آبشارہ جسے مقامی زبان میں ''تارائنگ'' کہا جاتا ہے، ایک زبردست کام کی چیز ہے، اس ۲۲۰ فٹ بلندی سے گرنے والا آبشارہ سے خاصی مقدار میں بجلیاں پیدا کی جاسکتی ہیں۔اگر سائنس دانوں کی مدد سے اس قدرتی آبشارہ سے بجلیاں پیدا کی جائیں تو یہ بہت بڑی برق آبی پلانٹ کو قوت مہیا کر سکتا ہے۔بعض ماہرین کے مطابق اس آبشارہ کے سرے میں ایک تیل کی کان بھی موجود ہے۔ ۱۹۶۰ء کو اس وقت کی اونو حکومت نے اقوام متحدہ کے تعاون سے اس آبشارہ کی جگہ ایک برق آبی پلانٹ لگانے کا منصوبہ بنایا تھا، مگر ۱۹۶۲ء میں جنرل نیون کے اقتدار پر قبضے کے بعد فوجی حکومت نے اس منصوبے پر عمل درآمد ترک کر دیا تھا۔اس آبشارہ کے علاوہ اس علاقے میں اور بھی متعدد آبشارے پائے جاتے ہیں۔

اراکان میں قدرتی وسائل جیسا کہ کوئلہ اور مٹی کے تیل کی کانیں بڑی مقدار میں موجود ہیں۔ساحل اراکان کے قریب پٹرولیم اور گیس بھی موجود ہے، ماضی میں یہ ساری چیزیں غیر دریافت شدہ تھیں، مگر بعد میں گیس اور پٹرولیم کی کچھ کانیں دریافت ہوگئیں یا کی گئی ہیں۔جن کی وجہ سے پڑوسی ملک بنگلا دیش اور برما کے درمیان کچھ کشیدگیاں بھی ہوگئی تھیں۔ایک ذرائع کے مطابق ۱۹۷۰ء میں بعض جاپانی فرموں کے اشتراک سے تیل کے ذخائر تلاش کرنے کی کوشش ہوئی تھی، لیکن بعض سیاسی یا مالی وجوہات کی بنا پر برمی نسل پرست حکومت نے اس منصوبہ کو ترک کر دیا تھا، رمبری اور چیڈوبا جزائر میں خام تیل دستی طریقوں سے برآمد کیا جاتا

ہے۔اور ماہرین ارضیات کا دعوی ہے کہ راسید نگ، جزیرۂ چیڈ وبا اور رحمبری وغیرہ علاقے میں بہت سے خام تیل محفوظ ہیں۔

علاوہ ازیں لوہا، یورنیم، چونے کا پتھر، گرینائٹ، اور فلزو وغیرہ اس علاقے میں بڑی مقدار میں ہے، بعض ماہرین کے انکشاف کے مطابق سب سے زیادہ ارزانی کے ساتھ دستیاب ہونے والی شئ سنگ مرمر کے ذخائر ہیں۔بعض ذرائع کے مطابق کچھ جاپانی فرموں نے ان ذخائر کی اجازت کے بدلے علاقے میں منفعت بخش ترقیاتی منصوبوں کی پیش کش کی تھی، لیکن ان تجاویز پر سنجیدگی کے ساتھ غور نہیں کیا گیا، بلکہ یہ علاقہ چونکہ روہنگیا مسلمانوں کا علاقہ ہے، تو برمی حاسد، مفسد اور نسل پرست حکومت نے ان تجاویز کو مسترد کردیا تھا۔

ارکان کے طویل ساحلی علاقے کے علاوہ یہاں کے بعض دوسرے اندرونی دریاؤں کے کھارے پانی سے وافر مقدار میں نمک پیدا کیا جاسکتا ہے، ابھی بھی ارکان کے مختلف مقامات میں سمندری پانی کو گڑھوں میں بند کر کے پھر اسے خشک کرلیا جاتا، جس سے بہترین قسم کے نمک تیار ہوتے ہیں۔ یہ سارے کاروبار بدون سرکاری تعاون سے کیا جاتا ہے۔منگڈو، اکیاب، سانڈوے اور تنگوپ وغیرہ علاقوں میں سمندری پانی سے بہترین قسم کے نمک پیدا کئے جاتے ہیں۔

ارکان میں ناریل کی کاشت بڑے پیمانے پر کی جاسکتی ہے، مگر ملک کے طول وعرض میں ناریل کی کاشت بہت ہی چھوٹے پیمانے میں کی جاتی ہے۔اندازہ کیا جاتا ہے کہ ناریل کی سالانہ پیداوار پندرہ لاکھ ہے، سنڈوے اور گوا شہروں میں صرف ایک ایک فکٹری ہے، جہاں ناریل کے چھلکوں سے رسیاں تیار کی جاتی ہیں۔ یہاں ناریل کے تیل کی فراوانی کے باوجود اس سے دوسرے کام لینے کی کوئی بھی تیاری نہیں ہے۔

ارکان میں صنعت وحرفت کا کیا کہنا؟ بس ملک کے طول وعرض میں چاول کے چھوٹے چھوٹے چند کارخانے موجود ہیں، دراصل یہاں کے لوگوں کو اندھا بنا کر رکھا گیا ہے، صرف اور صرف ارکان کے دارالحکومت اکیاب میں ایک کارٹون فکٹری موجود ہے، کیا کتو شہر میں

حکومت نے ایک چھوٹی سی شکر میل کی بنیاد رکھی تھی، مگر غضب یہ ہے کہ اس کے ساتھ ایک شراب سازی کا کارخانہ بھی موجود۔ یہاں شکر زیادہ تر گنے سے پیدا کی جاتی ہے۔

مذکورہ ان تمام وسائل کے علاوہ مرچ، تمباکو، گنا، لوبیا، اڑوی، چنا، مونگ، ارہر، بھنڈی، تیل، پیاز، لہسن، چالیہ، توری، کدو، لوکی، اور مختلف قسم کی سیم، مونگ پھلی، ادرک، ہلدی، باجرہ، بیگن، مولی، گاجر، بند گوبی، پھول گوبی، کھیرا، ٹماٹر، آڑو، آم، کھٹل، پپیتا، لیچی، آلو، لکی، تربوز، کیلا، امرود، انارس، آنار، سنترہ، سرد، شریفہ، کاجو، خربوزہ، ترنجبین اور رس بھری وغیرہ پیدا ہوتا ہے۔اور یہ ساری چیزیں روایتی طریقے پر کسی بھی سرکاری تعاون کے بغیر پیدا کی جاتی ہیں۔اگر انہیں سائنسی طریقے پر پیدا کیا جائے تو دوسرے ملکوں کو خاصی مقدار میں برآمد کیا جا سکتا ہے، مگر غضب یہی ہے کہ یہاں سرکاری تعاون تو کجا بلکہ شر پسند حکومت کسانوں پر ایک زبردست پابندیوں کے ذریعے ان کی نیند حرام کررکھی ہے، جس کی وجہ سے زراعت ویران ہوتی گئی اور اب بھی ہوتی جارہی ہے۔

یہ تو معلوم ہے کہ یہاں حیوانی نسل بندی کا کوئی بھی سرکاری منصوبہ بندی نہیں ہے، مگر علاقے میں وحشی اور جنگلی جانوروں کا بھرمار ہے۔جن میں شیر، ہاتھی، ارنا، بھینسا، بارہ سنگھا، سانبھر، طوطا، ہرن، سور، ریچھ، بھیڑیا، جنگلی بکری، مختلف قسم کے بندر، چرخ، لومڑی، بھانت بھانت کے سانپ، ازدھا، مینا، مور، فاختہ، چیل، کوا، الو، جنگلی کتا، جنگلی مرغ، اور تیتر وغیرہ پایا جاتا ہے۔علاوہ ازیں شہد کی مکھیوں کا کیا کہنا، کہ ارکان کے سارے جنگلات عمدہ قسم کی مکھیوں سے بھرے پڑے ہیں ۔

ارکان موسم کے حوالے سے مدارینی (TROPICAL) آب و ہوا کا علاقہ ہے، سالانہ اوسطا ۲۰۰/آنچ کی بارش ہوتی ہے، ساحلی علاقوں کے مقابلے میں پہاڑی علاقوں میں حرارت اور سردی کچھ زیادہ ہے، یہاں کے تمام موسم یہاں کے اصلی باشندوں کے لئے بڑے موزون ہیں۔

ارکان اور اس کے متعلق بعض نمایاں تاریخی واقعات

٢٦٦٦ق م ـ سے دھنووتی /دھنیاودی پہلے عہد حکومت، جس کا سلسلہ ٨٠٠ق م تک جاری تھا۔

٨٢٥ق م ـ سے دھنووتی /دھنیاودی دوسرے عہد حکومت، جس کا سلسلہ ٧٨٨ء تک جاری تھا۔

٧٨٨ء ـ ویسالی دور حکومت کا آغاز، جس کا سلسلہ ١٠١٨ء تک جاری تھا۔

٩٥٧ء ـ ارکانی راجا چولاٹنگ چندرا کے زمانے میں ارکان پر منگولوں کا حملہ، اور ارکان کی تاخت وتاراج۔

١٠١٨ء ـ پن سا پہلے دور حکومت کی ابتداء، جو ١١٠٣ء میں اپنی انتہاء کو پہنچی تھی۔

١١٠٣ء ـ پارن دور حکومت کا آغاز، جس کا سلسلہ ١١٦٧ء تک جاری رہا۔

١١٦٧ء ـ کریٹ دور حکومت کا آغاز، جس کا سلسلہ ١١٨٠ء تک جاری تھا۔

١١٨٠ء ـ پن سا دوسرے دور حکومت کا آغاز، جس کا سلسلہ ١٢٣٧ء تک جاری تھا۔

١٢٣٧ء ـ لنگریٹ دور حکومت کا آغاز، جس کا سلسلہ ١٤٠٤ء تک جاری تھا۔

١٤٠٤ء ـ برمی غاصب راجا ''من کھاؤن'' کا ارکان پر حملہ، نرامیخلا کی ارکان کی سلطنت سے بے دخلی۔

١٤٠٤ء ـ ارکانی باشاہ نرامیخلا (محمد سلیمان شاہ /من سامون) کا ترک وطن یا جلاوطن۔

١٤٣٠ء ـ سلیمان شاہ کی ارکان واپسی اور مروکو حکومت کی بنیاد، جس کا سلسلہ ١٧٨٤ء تک جاری تھا۔

١٦٦٠ء ـ بدنصیب مغل شہزادہ شجاع کی ارکان میں آمد، بعد میں اس کا مع اہل وعیال قتل۔

١٦٦٦ء ـ مگھ اور پرتگیز لٹیروں کی وجہ سے مختلف آلام وپریشانیاں۔

١٧١٠ء ـ ارکان میں خانہ جنگی، اور وسیع پیمانے میں نقصانات۔

١٧٨٤ء ـ برمی غاصب راجا بودھوپھیا کا ارکان پر حملہ وقبضہ، اور اس کی دہشت گردی، اور قتل عام۔

١٧٩٦ء ـ تیس ہزار ارکانیوں (مگھ /مسلمانوں) کا ترک وطن اور بنگال میں ان کی پناہ۔

١٧٩٨ء ـ جنرل علیہ بائنگ /علی بھائی (مسلمان) وغیرہ کی برمی غاصبوں سے آزادی کی جدوجہد۔

١٨١١ء ـ سین فیا (KINGBERING) اور مسلم لیڈروں کی قیادت میں ہونے والے انقلاب کی ناکامی۔

١٨٢٥ء ـ پہلی انگلو برمن جنگ۔

١٨٢٦ء ـ ارکان پر برطانیہ کا قبضہ۔

١٩٣٠ء ـ برمی مسلم تاجر'' اوباو ''کے تعاون سے برما مسلم سوسائٹی کا قیام۔

١٩٣٠ء ـ مگھ ڈاکو (بورینگ اونگ) اور اس کے حواریوں کی بربریت اور مسلمانوں کی بڑے پیمانے سے ہجرت۔

١٩٣٠ء ـ وسطی، تحتی برما اور ارکان میں مسلمانوں کا قتل عام اور مسلمانوں کی ہجرت۔

١٩٣٣ء ـ روہنگیا جمعیت علمائے اسلام ارکان کی بنیاد۔

١٩٣٦ء ـ برطانوی ہند سے برما کی انتظامی علیحدگی، اور ملک بھر سے مسلمانوں کا کریک ڈاؤن۔

١٩٤٢ء ـ رنگون پر جاپانیوں کا قبضہ۔

١٩٤٢ء ـ ارکانی مسلمانوں کا تاریخی قتل عام، اور بڑے پیمانے پر ان کی ہجرت۔

١٩٤٢ء ـ منگڈو، بوسیدنگ اور راسیدنگ پر مشتمل تاریخی ''مسلم ریاست'' کا قیام۔

١٩٤٥ء ـ ارکان میں برطانویوں کی دوبارہ واپسی۔

١٩٤٥ء ـ ''برما مسلم جنرل کونسل'' نامی تنظیم کا قیام۔

١٩٤٥ء ـ مسٹر عبدالرزاق کی صدارت میں برما مسلم کانگرس کا قیام۔

١٩٤٦ء ـ مسٹر عبدالرزاق کی سربراہی میں پمنا /پیومنا مسلم کانفرس کا انعقاد۔

١٩٤٧ء ـ سازش پر مبنی بدنام زمانہ ''پیلونگ کانفرنس'' کا انعقاد۔

١٩٤٧ء ـ برمی قانون ساز اسمبلی کے انتخابات۔ جس میں ارکانی مسلمانوں کو قانونی طور پر نمائندگی ملی تھی۔

١٩٤٧ء ـ محمد جعفر حسین قوال کی زیر قیادت ''جہاد کونسل'' کی تشکیل اور ظالموں کے خلاف اعلان جہاد۔

١٩٤٨ء ـ برطانیہ سے برما یا برمیوں کو حصول آزادی۔

١٩٤٨ء ـ محمد قاسم بن عطاء الدین کی قیادت میں ''مجاہد پارٹی'' کا قیام۔

١٩٤٩ء ـ مولانا مظفر احمد کی زیر صدارت انجمن مہاجرین ارکان کا قیام۔

١٩٥٠ء ـ بی ٹی ایف کی بربریت، ہزاروں مسلمانوں کی شہادت اور ہزاروں کی ہجرت۔

١٩٥٠ء ـ بانئ تحریک آزادئ ارکان محمد جعفر حسین قوال کی افسوسناک شہادت۔

١٩٥١ء ـ آزاد برما میں قومی اسمبلی کے پہلے عام انتخابات۔

١٩٥٤ء ـ ارکان میں بنگالی مگھوں کا دخول عام، مسلم بستیوں پر قبضہ، مسلمانوں کی ہجرت۔

١٩٥٦ء ـ برمی قومی اسمبلی کے دوسرے انتخابات۔

١٩٥٩ء ـ ارکان میں اور ایک مرتبہ بنگالی مگھوں کا دخول عام، مسلم بستیوں پر قبضہ، مسلمان ترک وطن پر مجبور۔

١٩٦٠ء ـ مایوفرنٹیر اڈمنسٹریشن کا نفاذ۔

١٩٦١ء ـ برمی قومی اسمبلی کے تیسرے عام انتخابات۔

١٩٦١ء ـ راغب اللہ مرحوم وغیرہ کی قیادت میں ٢٩٠ سے زائد مجاہدین کا برمی فوجی قیادت کے سامنے سارنڈر۔

١٩٦٢ء ـ جمہوری آئین کی معطّلی، اور اقتدار پر جنرل نے ون کی قیادت میں برمی فوج کا مکمل قبضہ۔

۱۹۶۲ء ۔ برما میں شوشل ازم کا نفاذ۔

۱۹۶۳ء ۔ نے ون کے نام نہاد قومی اسمبلی کے انتخابات۔

۱۹۶۴ء ۔ روہنگیا انڈیپنڈنٹ فورسس (RIF) کی تشکیل۔

۱۹۶۶ء ۔ مگھ شرپسندوں کی شرپسندی اور برمی بربروں کی بربریت کی وجہ سے مسلمانوں کی ہجرت۔

۱۹۶۶ء ۔ محمد جعفر ثانی کی قیادت میں ارکان آزاد فوج (RNLP) کی تشکیل۔

۱۹۷۳ء ۔ نے ون کی قیادت میں برمی فوج اور اس کے لالے پالے غنڈوں کے مظالم، اور مسلمانوں کی ہجرت۔

۱۹۷۳ء ۔ محمد جعفر حبیب (رحمہ اللہ) کی زیر قیادت روہنگیا فدائین محاذ (RPF) کی تشکیل اور اعلان۔

۱۹۷۵ء ۔ جنرل نے ون کی ایماء پر مسلمانوں کی وسیع پیمانے میں گرفتاریاں اور مسلمانوں کی ہجرت۔

۱۹۷۵ء ۔ ارکان ہسٹریکل سوسائٹی (AHS) کا قیام۔

۱۹۷۷ء ۔ روہنگیا مسلم طلبہ تنظیم ''رابطۃ الطلاب المسلمین الروہانجیین کا قیام۔

۱۹۷۸ء ۔ نے ون کے نام نہاد برمی قومی اسمبلی کے انتخابات۔

۱۹۷۸ء ۔ ناگامن آپریشن، برمیوں اور مگھوں کی غارت گری، مسلمانوں کی عام گرفتاریاں، قتل عام اور ہجرت۔

۱۹۷۹ء ۔ روہنگیا جمعیت علماء (مسلح) کی زیر زمین جد و جہد کا آغاز۔

۱۹۸۲ء ۔ روہنگیا سالیڈریٹی آرگنائزیشن (RSO) کی تشکیل۔

۱۹۸۲ء ۔ مولانا عبد القدوس مجاہد کی امارت میں حرکۃ الجہاد الاسلامی نامی تنظیم کی جد و جہد کا آغاز۔

۱۹۸۲ء ۔ نے ون قومی اسمبلی کے اور ایک نام نہاد انتخابات۔

۱۹۸۶ء ۔ ارکان روہنگیا اسلامک فرنٹ (ARIF) کی تشکیل۔

۱۹۸۶ء ۔ مولانا عبد الحمید مجاہد کی زیر امارت ''روہنگیا اسلامی محاذ'' نامی تنظیم کی تشکیل۔

۱۹۸۶ء ۔ روہنگیا طلبہ تنظیم، اتحاد الطلاب المسلمین ارکان۔ برما۔ (ITM) کی بنیاد۔

۱۹۸۸ء ۔ جنرل نیون کی اقتدار سے ہمیشہ کے لئے چھٹی، اور سین لوین کی گدی نشینی۔

۱۹۸۸ء ۔ ڈاکٹر مونگ مونگ کی چند دنوں والی حکومت۔

۱۹۸۸ء ۔ جنرل سا مونگ کی قیادت میں اقتدار پر فوج کا دوبارہ قبضہ۔

۱۹۸۸ء ۔ مولانا محمد حنیف راغب ارکانی کی قیادت میں ''اتحاد المجاہدین'' نامی تنظیم کی تشکیل۔

۱۹۸۸ء ۔ روہنگیا لیبریشن آرگنائزیشن (RLO) کا اعلان۔

۱۹۹۰ء ۔ ارکانیوں کی نمائندہ جماعت ''نیشنل ڈیموکریٹک پارٹی فار ہیومن رائٹ (NDPHR) کا قیام۔

۱۹۹۰ء ۔ نام نہاد انتخابات/اقتدار پر فوج کا قبضہ، جس کا سلسلہ تان شوے سے لے کر اب تا جاری ہے۔

۱۹۹۱ء ۔ روہنگیا مسلمانوں پر مظالم اور ان کی بڑے پیمانے پر ہجرت۔

۱۹۹۱ء ۔ مسلمانوں کا قتل عام، وسیع پیمانے میں مسلمانوں کی گرفتاریاں، اور ان کی بڑے پیمانے پر ہجرت۔

۱۹۹۵ء ۔ روہنگیا نشنل الائنس (RNA) نامی الائنس کی تشکیل۔

۱۹۹۸ء ۔ ارکان روہنگیا نیشنل آرگنائزیشن (ARNO) کی تشکیل اور اعلان۔

۲۰۱۱ء ۔ ارکان روہنگیا یونین (ARU) کی بنیاد اور اعلان۔

۲۰۱۲ء ۔ مسلمانوں کا قتل عام، ہزوروں شہادت، ہزاروں ماں بہنوں کی عصمت دری، اور لاکھوں کی ہجرت۔

مصنف کی بعض مطبوعہ اور غیر مطبوعہ تصانیف:

سرزمین ارکان کی تحریک آزادی تاریخی	سازش کا طوفان عقلیت و مادیت کے روپ میں
روہنگیا مسلمانوں کے جانگسل المیے	تذکرۂ علامہ سید الامینؒ
تذکرۂ حضرت مولانا شاہ عبدالسلام ارکانیؒ	روہنگیا مسلمان اوران کی ہجرت کے اسباب
ارکان کے عظیم شاعر علاول، حیات وکارنامے	ارکان روہنگیا یونین، ماضی اور حال کے تناظر میں
روہنگیا چیخ وپکار اور مطالبات (ترجمہ)	تذکرۂ رفتگان
وادئ پرخار کے گمنام مسافر	سالارِ کارواں محمد جعفر حبیبؒ
سرخیل کارواں	علماء اور جمعیۃ علمائے اسلام ارکان
روہنگیا رسم الخط کا ایک علمی اور فکری جائزہ	روداد سخن
خورشیدِ تاباں	کاروان انسانیت
سفر اور کامیابیاں	اارکان کے چند ندوی فضلاء ایک نظر میں
عظیم ارکانی لیڈران	علماء اور جمعیت علمائے ارکان
مقالاتِ طاہر ندوی	روہنگیا رسم الخط کا ایک علمی اور فکری جائزہ
مدارس اسلامیہ کا نصاب و نظام اور جدید تقاضے	دو نظام تعلیم
ارکان کے روہنگیا مسلمان موت وحیات کی کشمکش میں	ارکان روہنگیا نیشنل آرگنائزیشن (ARNO)
اعتدال	شعرائے ارکان
تاریخ ارکان کے درخشاں ستارے، جلد(۱)	تاریخ ارکان کے درخشاں ستارے، جلد(۲)
تاریخ ارکان کے درخشاں ستارے، جلد(۳)	تاریخ ارکان کے درخشاں ستارے، جلد(۴)
تاریخ ارکان کے درخشاں ستارے، جلد(۵)	تاریخ ارکان کے درخشاں ستارے، جلد(۶)
تاریخ ارکان کے درخشاں ستارے، جلد(۷)	تاریخ ارکان کے درخشاں ستارے، جلد(۸)
تاریخ ارکان کے درخشاں ستارے، جلد(۹)	تاریخ ارکان کے درخشاں ستارے، جلد(۱۰)
تاریخ ارکان کے درخشاں ستارے، جلد(۱۱)	تاریخ ارکان کے درخشاں ستارے، جلد(۱۲)